www.KitaboSunnat.com

حافظ محمد سعید احمد

نوجوانوں کی ذمہ داریاں تعلیماتِ نبوی ﷺ کی روشنی میں

نبی کریم ﷺ کی بعثت 'بعثتِ عامہ ہے۔ آپ ﷺ کافۃً للناس بشیراً و نذیراً بنا کر بھیجے گئے۔ آپ ﷺ کا اللہ ربُّ العالمین 'کتاب ذکر للعالمین اور آپ ﷺ خود رحمۃٌ للعالمین ہیں۔

لاکھ ستارے ہر طرف' ظلمتِ شب جہاں جہاں
اِک طلوعِ آفتاب ﷺ دشت و چمن سحر سحر

آپ ﷺ کا اسوۂ حسنہ کہ اس میں تاریخیت بھی ہے۔ کاملیت و جامعیت اور عملیت بھی!(خطباتِ مدراس) اور یہ کل انسانیت کو محیط ہے۔

اس عالم انسانیت میں سب سے اہم نوجوان ہیں کیونکہ بچے احکامِ شریعت کے مکلف نہیں۔ بزرگ بالعموم جرأت و اقدام کی بجائے مصلحت کوشی کو اپناتے ہیں۔ ایسے میں صرف ایک طبقہ.... نوجوان.... ہی رہ جاتا ہے۔ جو انسانیت کا نجات دہندہ' دکھ ہاروں کی امید' مظلوموں کا سہارا اور بھٹکے ہوئے انسانوں کے لئے قندیلِ رہبانی ہے ایک مسلم نوجوان کو جو مسائل درپیش ہوں ان مسائل کے حل و کشود کے لئے وہ وہی راہ اختیار کرے جس کی تلقین اسے لسانِ نبوت ﷺ نے کی ہے۔ اسی کی بدولت نوجوان اپنی ذمہ داریوں کو نبھا سکتے ہیں۔ آپ ﷺ کے اخلاقِ کریمانہ کو جب جوان اپنائیں گے تو ان میں ملکہ راسخہ پیدا ہو گا اور پھر دوسرے مرحلے میں یہ ذمہ داریاں ہمارے اخلاق و کردار کا حصہ بن جائیں گی تب ہی ہم نوجوان دین و دنیا کی بلندیاں پا سکتے ہیں۔

ہر کہ عشق مصطفٰے' سامان اوست
بحر و بر در گوشہ دامان اوست

معنی و مفہوم:

نوجوان کو عربی میں "شباب" کہتے ہیں جس کے معنی اولوالعزمی' تقدم و تیزیٔ طبع کے ہیں۔ اسی طرح لفظ "الشباب" میں گرم جوشی نور و بصیرت اور سمجھ بوجھ پوشیدہ ہیں۔

(لسان العرب' المورد)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اہمیت:

نبی کریم ﷺ کی وصیت ہے کہ "میں تم کو نوجوانوں کے ساتھ حُسنِ سلوک کرنے کی تلقین کرتا ہوں کیونکہ نوجوان نسل رحم دل ہوتی ہے' نوجوانوں نے میرا ساتھ دیا اور بوڑھوں نے میری مخالفت کی" پھر آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت کی:

"پھر ان پر طویل مدت گذری' ان کے دل سخت ہوگئے۔ اور ان میں اکثر نافرمان و عہد شکن ہیں"۔ (القرآن)

مصلحینِ امت کے نزدیک کسی قوم کی فلاح و بہبود کا انحصار اس کی نوجوان نسل پر ہوتا ہے (مقدمہ ابن خلدون) اور پاکیزہ اخلاق' عمدہ خصال (جو اصلاً تعلیم نبوی ﷺ سے ہی ماخوذ ہیں) کو اپنا کر ہی نوجوان اپنی ذمہ داریوں کو نبھا سکتے ہیں۔

آنحضرت ﷺ کی جوانی:

اس معاشرے میں گزری کہ جہاں لوگ برہنہ تن' بیت اللہ کا طواف کرتے تھے (ترمذی) رداءِ شرم و حیا میں جابجا ہوس و برہنگی اور بے حیائی کے سوراخ تھے۔ لیکن اس ماحول میں آپ ﷺ کی جوانی سپیدۂ سحر کی طرح بے داغ اور اہل معاشرہ نے آپ کو ان پاکیزہ و پر عفت خصائل کی بناء پر صادق و امین کا خطاب دیا تھا۔ (طبری)

اگر عصر حاضر کا نوجوان اس جاہلیتِ جدیدہ میں تعلیماتِ نبوی ﷺ کو اپنائے تو مجسمۂ صدق و امانت بن سکتا ہے۔ نبی کریم ﷺ کی دعوت کو اولاً نوجوانوں نے ہی قبول کیا (کنزالعمال) "دارِ ارقم" کے سابقوں اولون میں اکثر نوجوان صحابہ شامل تھے۔ آپ ﷺ نے نوجوانوں کی ذمہ داریوں کے حوالے سے ان کی خصوصی تربیت فرمائی کہ وہ ہر بڑی سے بڑی ذمہ داری کے اہل بن گئے (ابن کثیر)۔

آپ ﷺ کی اس تربیت کی بدولت ہی دنیائے تاریخ کا یہ معجزہ رونما ہوا کہ ان نوجوانوں (خلفاءِ اربعہ و صحابہ) کی حکومت رُبع مسکون تک پھیل گئی۔ لیکن انہیں کسی بھی اہم امر کے لئے کسی غیر عرب کی احتیاج تک نہ ہوئی (انسانی دنیا پر مسلمانوں کے عروج و زوال کا اثر) تعلیماتِ نبوی ﷺ کے مطالعے سے معلوم ہوتا ہے کہ نوجوانوں کی ذمہ داریوں کے ضمن میں آپ ﷺ کے بالخصوص تین اہداف تھے۔

(۱) تعلیم و تربیت (۲) دعوت و تبلیغ (۳) جہاد

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس مضمون میں نوجوانوں کی اپنی ذمہ داریوں کا ہم دو طرح سے جائزہ لیں گے۔

(i) آنحضرت ﷺ نے نوجوانوں کی کس طرح تربیت کی۔

(ii) آپ ﷺ کی تعلیمات سے نوجوانوں کی ذمہ داریوں کے متعلق پہلو۔

تعلیم و تربیت

اہمیت و ضرورت:

دین کا آغاز ہی "اِقْرَاْ" سے ہوا۔ آپ ﷺ کی دعا ﴿ رَبِّ زِدْنِي عِلْمًا ﴾ آپ ﷺ کا فرض ﴿ يُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ ﴾ آپ ﷺ کی پہچان "تکمیلِ اخلاق کے معلم" ہے۔

آپ ﷺ نے علم کو جہاد کہا (ابوداؤد) عالم کو عابد پر فضیلت دی (ابنِ ماجہ) علم کو ہر مسلمان پر فرض قرار دیا (بخاری)

طریقہ تعلیم و تربیت:

آپ ﷺ کا طریقہ تعلیم و تربیت بڑا سادہ اور فطری ہوتا تھا آپ ﷺ ہر نوجوان سے اس کی صلاحیتوں کے مطابق کام لیتے تھے۔ (انسانِ کامل) تعلیم و تربیت کے دو درجے تھے۔ ایک عام صحابہ اور دوسرے اصحابِ صفہ تھے۔ ان میں خلفائے اربعہؓ، عبادلہ اربعہؓ، ابوذرؓ، بلالؓ، سعد بن وقاصؓ، ارقمؓ، سعیدؓ، مصعبؓ، زید رضی اللہ عنہ ابن ثابت، زید بن حارثہؓ، ابوہریرہؓ، معاذؓ بن جبل، ابی بن کعبؓ وغیرہ ایسے اصحاب شامل تھے (طبقات ابن سعد)

ان ہر دو طبقات کی آپ ﷺ نے اولاً اخلاقی تربیت کی پھر علم و حکمت کا شناور بنایا۔ آپ ﷺ کی صحبت و تربیت کے ان ترشے ہوئے ہیروں نے پھر بعد میں ہر جگہ اپنی تربیت کو کمال درجے پر نبھایا۔

در فشانی نے تیری قطروں کو دریا کردیا
دل کو روشن کردیا آنکھوں کو بینا کردیا
خود نہ تھے جو راہوں پر وہ اوروں کے ہادی بن گئے
کیا نظر تھی، جس نے مُردوں کو مسیحا کردیا

دین کی تعلیم:

اس قرآن کے سبب لوگ سربلند بھی ہوتے ہیں اور (چھوڑ دینے پر) پست بھی (مؤطا)۔

آپ سب سے زیادہ قرآن جاننے والے نوجوان کو ترجیح دیتے تھے (ابن اسحاق) آج کے نوجوان

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

جتنا قرآنی علوم سے قریب تر ہوں گے اتنے ہی ذمہ دار بنیں گے۔ اسی طرح آپ ﷺ نے زید رضی اللہ عنہ بن ثابت کو غیر زبان سیکھنے کا حکم دیا (نسائی)

عصر حاضر میں دین کے تقاضوں کو پورا کرنے کے لئے اپنے وقت کی ہر اہم زبان کو سیکھنا نوجوانوں کی ذمہ داری ہے قبائل عرب کا ایک ایک گروہ آپ ﷺ سے تعلیم حاصل کرتا (طبقاتِ ابن سعد) آپ ﷺ نوجوانوں میں تعلیم کا فہم پیدا کرتے۔ ارشاد ہے کہ جس سے خدا بھلائی کا ارادہ کرتا ہے اسے دین کی سمجھ عطا کرتا ہے (ابن ماجہ)

چنانچہ نوجوان معاذ بن جبلؓ کے جواب 'کہ میں اپنی سمجھ بوجھ سے دین میں کام لوں گا' کی آپ ﷺ نے تحسین فرمائی (ابوداؤد)

خشیت و تقویٰ:

آپ ﷺ کی تعلیم و تربیت کے امتیازات تھے آپ کا فرمان ہے کہ عرش کے سایہ تلے نوجوان عابد ہوگا (مسند احمد) اور وہ نوجوان بھی جو حسین عورت کی دعوتِ گناہ محض اللہ کے ڈر سے مسترد کردے (ترمذی) اور آپ ﷺ کے وقت کے نوجوانوں نے یہ سب کچھ عملاً کرکے دکھادیا۔

احساسِ ذمہ داری:

نوجوانوں میں اس طرح احساسِ ذمہ داری پیدا کیا کہ فرمایا: بروز قیامت جب تک امورِ جوانی کا حساب نہ دے لے قدم نہیں اٹھا سکتا۔ (بخاری)

سعی و عمل:

اور شعور اس طرح دیا کہ "جوانی کو بڑھاپے سے پہلے غنیمت سمجھو"۔ (ترمذی)۔ قرآن کریم میں ہے:

﴿ إِنَّ سَعْيَكُمْ لَشَتَّىٰ ﴾ ..... سعی و عمل نوجوانوں کی طبیعت کا خاصہ و امتیاز ہے آپ ﷺ نے فرمایا: بلند ہمتی ایمان کا حصہ ہے (بیہقی) گویا خدا اور رسول ﷺ کو ستاروں پر کمند پھینکنے والے نوجوانوں سے محبت تھی آپ ﷺ نے سعی و عمل کی فضیلت بیان کی تو فرمایا کہ سخی کا ہاتھ سائل کے ہاتھ سے بہتر ہے (بخاری) الغرض نوجوان علوِ ہمت کا خوگر بن کر ہی اپنی ذمہ داریوں سے نبھا سکتا ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عدل و انصاف: "اِعْدِلُوْا هُوَ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى"

آپ ﷺ نے غلام و آقا سے یکساں سلوک کیا۔ بنی مخزوم کی فاطمہ سے چوری ہوئی تو کہا کہ اگر فاطمہؓ بنتِ محمد ﷺ یہ کام کرتی تو یہی سزا پاتی۔ (بخاری) نوجوانوں کی بڑی ذمہ داری ہے اگر انہیں مسندِ انصاف پر بیٹھنا پڑے تو آپ ﷺ کی تعلیمات کو مشعلِ راہ بنا کر صرف اور صرف حق کی پاسداری کریں اور قانون کی نظر میں سب کو برابر جانیں' خوف طمع اور دباؤ کو خاطر میں نہ لائیں۔

تواضع و مساوات: " لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُوْلٌ..... بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ"

آپ ﷺ کی یہ عادت تھی کہ مجلس میں کسی کی بات قطع نہ کرتے (ترمذی) ہر شخص سے محبت و احترام سے پیش آتے' تواضع اس قدر کہ فتح مکہ پر سرِمبارک بوجہ انکسار اونٹنی کی کوہان سے ٹکرا رہا تھا (طبقاتِ ابن سعد)۔ آپ ﷺ کی حالت یہ ہے کہ دروازے پر کوئی چوکیدار نہیں ہوتا تھا۔ ہر ایک سے بے تکلف ہو کر ملنا آپ ﷺ کی عادت تھی۔ (کنزالعمال) آج ہم نے انسانوں کو ان کی معاشی حیثیت سے مختلف خانوں میں بانٹ رکھا ہے۔ یہ نوجوانوں کی ذمہ داری ہے کہ انسانی عزت کے حقیقی معیار تقویٰ کو قائم کریں اور انسان دوستی اور خدا پرستی کے جذبے کو فروغ دیں۔

شرم و حیاء: "اِنَّ ذٰلِكُمْ كَانَ يُؤْذِي النَّبِيَّ فَيَسْتَحْيٖ مِنْكُمْ"

شرم و حیاء انسانی فطرت کا ایسا جوہر ہے جو اسے وقار و پاکیزگی عطا کرتا ہے۔ آنحضرت ﷺ بچپن ہی سے باحیاء اور شرمیلے تھے۔ (طبری) آپ ﷺ کا فرمان ہے کہ حیاء نصف ایمان ہے (الشفاء) حیاء دین اسلام کا امتیازی وصف ہے (مشکوٰۃ) آج کے نوجوانوں میں جب شرم و حیاء کا غلبہ ہوگا تو معاشرے سے آوارہ ذہنی اور جنسی بے راہ روی کا خاتمہ ہو جائے گا ایک شریف نوجوان کی نگاہ جب حیاء سے جھکتی ہے تو زمانے بھر کی پاکیزگی اپنے اندر سمو لیتی ہے۔

حیاء نہیں ہے زمانے کی آنکھ میں باقی
خدا کرے تیری جوانی رہے بے داغ

عفت و عصمت: "وَالَّذِيْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حٰفِظُوْنَ"

آپ ﷺ نے عورتوں سے عفت پر بیعت لی کہ وہ اس چیز کا اقرار کریں کہ وہ زنا نہیں کریں گی۔ (القرآن) ایسے ہی فرمایا کہ جو عفت و پاکیزگی پر پابند رہے اس کے لئے جنت کی ضمانت ہے (بخاری) آپ ﷺ نے فرمایا کہ جس نوجوان کو نفسانی جذبات سے مغلوب ہونے کا خطرہ ہو' اسے چاہیے کہ روزہ رکھے (مشکوٰۃ) آپ ﷺ کا ارشاد ہے کہ "اے نوجوانانِ قریش! نکاح سے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اپنی عفت و عصمت کی حفاظت کرو (مسلم) دورِ شباب جذبات کے عروج کا زمانہ ہے اسلام جو دینِ فطرت ہے اس نے اس موقع پر بھی نوجوانوں کو رہنمائی کے بغیر نہیں چھوڑا۔ ان کے لئے نکاح کا باوقار طریقہ تجویز کیا ہے۔ آپ ﷺ کی تعلیمات سے نوجوان اپنی جوانی کو صحیح و درست مواقع پر استعمال کرسکتے ہیں۔

غضِ بصر: "قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ"

شرم و حیاء سے پُر نگاہ' اِک شریف مسلم نوجوان کا سرمایہ ہے۔ نگاہ کی آوارگی جب بڑھتی ہے تو نوجوانوں کو جنسی برائیوں کی دلدل میں دھکیل دیتی ہے اس لئے آپ کی تعلیمات میں نوجوانوں کے لئے اس طرح سے راہنمائی کا انتظام کیا گیا ہے کہ اول مرحلے پر ہی ان کے سامنے روک لگا دی جائے۔ قرآن کا ارشاد ہے کہ:

"اور زنا کے قریب بھی نہ جاؤ" (سورۂ بنی اسرائیل) نگاہ کا بھٹکنا نوجوان کو زنا تک لے جاتا ہے۔ فرمودۂ رسول ﷺ ہے: "نظر" ابلیس کے تیروں میں سے ایک زہر آلود تیر ہے (مسند دارمی) جب نظر پاکیزہ ہو تو جذبات میں پاکیزگی آتی ہے اور نوجوان کو اپنی اہم ذمہ داریوں کا احساس دلاتی ہے۔

بزرگوں کی تعظیم و توقیر:

بزرگوں کی تعظیم و توقیر اور ان کی مدد نوجوانوں کی اہم ذمہ داری ہے آپ ﷺ کا فرمان ہے کہ جو نوجوان کسی بوڑھے بزرگ کی تعظیم کرتا ہے' خدا تعالیٰ اس نوجوان کی بڑھاپے میں عزت کرواتا ہے (ترمذی) یعنی جوانی میں خدمت بڑھاپے میں سہولت۔ ؏

وہ کاٹے گا بڑھاپے میں جو بوتا ہے جوانی میں

چھوٹوں پر شفقت:

چھوٹوں پر شفقت نہ کرنے والوں کو آپ ﷺ نے اپنی امت میں شمار نہیں کیا (بخاری) آپ ﷺ بچوں سے بہت محبت کرتے تھے انہیں اپنے کندھوں پر بٹھاتے تھے اور ان کی دلچسپی کی چیزیں انہیں لا دیتے (الشفاء)

پاکیزگی و صحت: "وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ"

پاکیزگی و صحت کو اختیار کر کے نوجوان اپنی ذمہ داریوں کو بہتر طریقے سے نبھا سکتے ہیں فرمودۂ رسول ﷺ ہے کہ بھوک لگے تو کھاؤ اور پیٹ بھر کر مت کھاؤ (ترمذی) یہ صحت کا بنیادی

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اصول ہے۔ آپ ﷺ کی تعلیمات سے واضح ہوتا ہے کہ آپ حفظانِ صحت کو کس قدر اہمیت دیتے تھے۔ دنیا کے مذاہب میں اس پہلو سے بالعموم اعراض کیا گیا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ تیرے جسم کا تجھ پر حق ہے (مشکوٰۃ) پاکیزگی کو نصف دین قرار دیا (مسلم) ایک شخص کو پراگندہ حال دیکھ کر ناپسند فرمایا (ترمذی) سفر میں کنگھی، آئینہ اور تیل ساتھ رکھتے (ابنِ ماجہ) اُمِ معبد کی بکری کا جس طرح دودھ دوھیا، وہ پاکیزگی کی عمدہ مثال ہے۔ آپ ﷺ جس راہ سے گذرتے وہ خوشبو سے مہک اٹھتا (ترمذی) ؎

ابھی اس راہ سے گزر کر گیا ہے کوئی
کہے دیتی ہے شوخی نقشِ کفِ پا کی

خوش پوشی میں نوجوان لوازم دین کو ملحوظ رکھیں کہ عمدہ لباس تو لباسِ تقویٰ ہے پاکیزہ جسم و ذہن والے کی باتیں دل میں اترتی چلی جاتی ہیں۔

نوجوانانِ عصر کی دوسری عملی ذمہ داری: "تبلیغ"

تبلیغ کا معنی پیغام کو پہنچا دینا ہے (المنجد) جیسے کہ رسول ﷺ کو حکم ہے:

﴿ يَا أَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ ﴾

اسی طرح قرآن میں مستقل تبلیغ کا حکم دیا گیا ہے: "اور تم میں سے ایک جماعت ایسی ہونی چاہیے جو لوگوں کو دین کی طرف بلائے" (آل عمران)

آپ ﷺ کا حکم ہے "بَلِّغُوْا عَنِّيْ وَلَوْ آيَةً" (مشکوٰۃ) اسی طرح آپ ﷺ نے فرمایا "اللہ سرسبز و شاداب رکھے اس شخص کو جس نے میری بات کو بحفاظت دوسروں تک پہنچایا" (سنن ابوداؤد)

طریقۂ تبلیغ:

قرآن میں ہے: ﴿ اُدْعُ إِلَى سَبِيْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ ﴾

ترجمہ: اپنے رب کے راستے کی طرف حکمت اور اچھی نصیحت کے ساتھ بلاؤ۔

حکمت:

نوجوان مبلغوں کے تین اوصاف ہونے چاہیں۔

(i) موقع شناسی (ii) مزاج شناسی (iii) وقت شناسی

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(i) تعلیماتِ نبوی ﷺ کی روشنی میں نوجوان مبلغین کو چاہیے کہ مخاطب کی نفسیات کا خیال رکھیں۔

(ii) لوگوں سے ان کی فہم کے مطابق گفتگو کریں (ابنِ ماجہ) وقت اور حالاتِ زمانہ کو ملحوظ رکھیں۔

اصولِ تبلیغ:

تبلیغ کے ضمن میں درج ذیل امور ملحوظ رہنے چاہیں:

(i) تدریج: جیسے شراب کی حرمت تین مرحلوں میں ہوئی۔

(ii) مَوعظۃ الحسنہ: سامع کے جذبات کا خیال رکھنا چاہیے اور بُرے نتائج سے متنفر اور اچھے نتائج کی ترغیب اور خوشخبری دینی چاہیے۔ ملحوظ رہے کہ مخاطب کو نفرت نہ دلائیں (بخاری)

(iii) مجادلۂ احسن: مجادلہ احسن انداز میں ہو۔ ذہنی دنگل نہ ہو' مخاطب کو ہرانا مقصود نہ ہو بلکہ نوجوان مبلغ اپنی ذمہ داری سمجھتے ہوئے غم خواری اور دل سوزی سے دعوت دیں۔

(iv) عدمِ اکراہ: ﴿ لَاۤ اِكْرَاهَ فِى الدِّيْنِ ﴾ یعنی دین میں کسی بھی طرح سے سختی روا نہیں رکھی گئی مخاطب کو ہر طرح سے دعوت دیئے جانے کی ذمہ داری مبلغ پر ہے اور ہدایت اللہ تعالیٰ پر' جیسا کہ قرآن میں ہے: ﴿ اِنَّكَ لَا تَهْدِىْ مَنْ اَحْبَبْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَهْدِىْ مَنْ يَّشَآءُ ﴾

ترجمہ: "اے نبی اکرم! جس سے آپ محبت کرتے ہیں اس کو آپ ﷺ ہدایت نہیں دے سکتے۔ بلکہ اللہ تو جسے چاہتا ہے ہدایت سے سرفراز کرتا ہے"۔

(v) عقلی استدلال: مبلغ کو چاہیے کہ دورانِ تبلیغ عقلی دلائل سے بھی مخاطب کو قائل کرے۔ قرآن کی آیت ہے: ﴿ اِنَّ فِىْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَاٰيٰتٍ لِّاُولِى الْاَلْبَابِ ﴾ کیونکہ عقلی دلائل کی بدولت مخاطب جلد سمجھ جاتا ہے اور جلد آمادہ عمل ہو جاتا ہے۔

(vi) آسان انداز: آسانی پیدا کرو سختی نہ کرو۔ (مسلم) چنانچہ داعی' پر لازم ہے کہ دین کو عام فہم انداز میں سہل بنا کر پیش کرے تاکہ مخاطب الجھن کا شکار ہوئے بغیر آمادہ عمل ہو جائے اس کی ذات پر بھی مثبت تبصرہ مناسب ہے۔ کیونکہ اس سے بھی تعلیم دین میں آسانی ہوتی ہے۔ (فضائلِ عمل)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لوازمِ تبلیغ:

(i) اعلانِ حق: "فَاصْدَعْ بِمَا تُؤْمَرُ"

آپ ﷺ نے حق گوئی کو ایک بڑا جہاد قرار دیا ہے۔ (دارمی) مزید فرمایا کہ "تم میں سے جو برائی کو دیکھے وہ ہاتھ سے روکے اگر یہ بس میں نہ ہو تو زبان سے اور اگر یہ بھی ممکن نہ ہو تو دل سے برا سمجھے" (مسلم) ہماری دانست میں اس ارشاد کے سب سے اہم مخاطب نوجوان ہیں جو دوسروں کو تبلیغ دین کے ساتھ ساتھ برائیوں کو ہاتھ سے روکنے کی صلاحیت بھی رکھتے ہیں اور اگر نوجوان حق گوئی و حق پسندی کو اپنی ذمہ داری سمجھیں تو معاشرے کی کتنی ہی برائیاں ہیں جنہیں وہ ختم کر سکتے ہیں۔

(ii) قول و فعل میں مطابقت: "لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَالاَ تَفْعَلُوْنَ"

ایک عورت بچہ لائی کہ یہ گڑ کھاتا ہے اسے سمجھائیے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کل آنا کیونکہ اس دن آپ ﷺ نے خود گڑ کھایا ہوا تھا۔ نبی اکرم ﷺ کا سب سے بڑا امتیاز یہ ہے کہ جو کہا' وہ کرکے بھی دکھایا۔ محض فلسفہ ہی پیش نہیں کیا چنانچہ آج کا نوجوان اگر ایک اس وصف کو اپنا لے تو معاشرے کی کتنی ہی ذمہ داریاں ہیں جنہیں وہ بخوبی ادا کر سکتا ہے۔ لہٰذا اسلام میں علم وہی معتبر ہے جس پر عمل بھی کیا جائے۔ ؎

واعظ کا ارشاد بجا' تقریر بہت دلچسپ مگر
آنکھوں میں سرورِ عشق نہیں چہرے پہ یقین کا نور نہیں

(iii) دفعِ ایذا:

اسلام کا سنہری اصول ہے کہ دین میں نقصان و مضرت نہیں (مسند احمد) آپ ﷺ نے تکلیف کی کسی چیز کو بھی دور کرنے کو صدقہ کہا (مؤطا) نوجوان مبلغ کی ذمہ داری ہے کہ وہ مضر چیزوں سے خود مجتنب رہے اور معاشرے کو ان سے پاک رکھے۔ اسی طرح "مسلم" کی شان ہی یہ ہے کہ اس سے لوگوں کی جان و عزت محفوظ رہے (مسلم)

(iv) مداومتِ عمل:

نوجوانوں میں بالعموم لاُابالی پن نمایاں ہوتا ہے لیکن آنحضرت ﷺ نے ہماری ذمہ داریوں کا تعین کرتے ہوئے فرمایا کہ خدا کو سب سے محبوب وہ کام ہے جو مستقلاً کیا جائے کیونکہ ایسا عمل نوجوانوں کی کردار سازی کرتا ہے اسے ذمہ دار بناتا ہے۔ آنحضور ﷺ کے اوقات و

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معمولات لگے بندھے ہوتے تھے یہ انسانی شخصیت کا حسن بھی اور زندگی کی صحیح قدر و قیمت بھی ہے۔
(سیرتُ النبی ﷺ از شبلی نعمانی)

(V) اعتدال: "وَاقْصِدْ فِيْ مَشْيِكَ"

آپ ﷺ کی زندگی کا قاعدہ اعتدال و میانہ روی تھا (ابن ہشام) دین نے میانہ روی کو نبوت کا چوبیسواں حصہ قرار دیا (ابو داؤد) خدا تعالیٰ نے اس امت کو امتِ وسط بنایا (آل عمران) اگر آج نوجوان دو طرفہ انتہاؤں کی بجائے نقطہ اعتدال پر رہیں تو محض یہ ایک عمل ہی اُنہیں انتہا درجے کا ذمہ دار بنا دے گا۔

(Vi) خدمتِ خلق:

آپ ﷺ نے تمام مخلوق کو اللہ کا کنبہ قرار دیا ہے (زاد المعاد) اور اس میں کوئی قید نہیں لگائی۔ خدمتِ خلق عصر حاضر کے جوانوں کے اہم ترین ذمہ داری ہے اور تبلیغ کا عمدہ اصول بھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ جس نے اپنے بھائی کی حاجت پوری کی خدا اس کی حاجت پوری کرے گا۔ (ترمذی) آپ ﷺ کمزور و غلام، بے کس، شناسا و غیر شناسا ہر ایک کی حسبِ موقع خدمت کرتے تھے۔ (زاد المعاد)

نوجوان مبلغین:

جنہیں آنحضرت ﷺ نے ان ذمہ داریوں کے لئے تیار کر کے ان میں مبلغانہ اوصاف پیدا کئے اور ان کا اخلاق، کردار سنوارا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو آپ ﷺ نے یمن بھیجا۔ ان کے عمدہ طریقہ تبلیغ کے سبب آل ہمدان نے اسلام قبول کیا۔ اس سے آنحضرت ﷺ کو بڑی مسرت ہوئی (بیہقی) معصب بن عمیرؓ کو آنحضرت ﷺ نے مدینہ میں اپنی آمد سے قبل وہاں بھیجا آپ رضی اللہ عنہ نوجوان، نازو نعم میں پلے ہوئے مگر تربیت و صحبت رسولﷺ میں ڈھلے ہوئے تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ کی تبلیغی مساعی سے مدینہ کی فضا بدل گئی (الدرایہ) ایسے ہی سالم رضی اللہ عنہ، معاذ رضی اللہ عنہ، ابن کلثوم رضی اللہ عنہ، ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ خصوصی مسلمان مبلغین تھے (سیرت النبی ﷺ از شبلی) یہ حضور ﷺ کے تربیت یافتہ مبلغین ہی تھے جن کے سبب دین کا پھیلاؤ بسرعت بڑھنے لگا۔ پس عصر حاضر کے نوجوانوں کی یہ اہم ذمہ داری ہے کہ وہ تعلیماتِ نبوی ﷺ میں ڈھلے ہوئے ان صحابہ رضی اللہ عنہم کے کردار و اوصاف کی پیروی کرتے ہوئے تبلیغ کے کام کو سنبھالیں۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نوجوانانِ عصر کی تیسری عملی ذمہ داری

جہاد

لغوی معنی: کوشش کرنے کے ہیں①۔

اصطلاحی معنی: دین کی حمایت میں کسی بھی قسم کا کام کرنا② اور دشمنان دین سے بالفعل قتال کرنا۔ قتال فی سبیل اللہ جہاد کا اعلیٰ ترین درجہ ہے (الجہاد فی الاسلام)

اہمیت و فضلیت:

مجاہدین کا اللہ کے ہاں سب سے بڑا درجہ ہے۔ (سورہ توبہ)

(i) قرآن میں ایمان کے بعد جہاد کا ذکر کیا گیا ہے جیسے: ﴿ آمنوا باللہ وجاھدوا...... ﴾

(ii) آنحضرت ﷺ کی صفت نبی القاتل ہے۔ (زادالمعاد)

شوکت سنجر و سلیم تیرے جلال کی نمود

(iii) دائمی ضرورت: قرآن میں ہے ﴿ اِلَّا تَفْعَلُوْهُ تَكُنْ فِتْنَةٌ فِي الْاَرْضِ ﴾ اسی طرح حدیث میں ہے کہ "جہاد تاقیامت رہے گا" (نسائی)

(iv) مستقل تیاری کا حکم: ﴿ وَاَعِدُّوْا لَهُمْ مَا اسْتَطَعْتُمْ ﴾ اس میں ہر وقت اور ہر زمانہ کی ٹیکنالوجی شامل کردی گئی اسی طرح ﴿ وَخُذُوْا حِذْرَكُمْ ﴾ میں ہمہ وقت تیاری کا حکم ہے۔

(v) رضائے الٰہی کا حصول: فی سبیل اللہ کی قید کے سبب ذاتی خواہشات، مال، غنیمت، حسن و دولت اور کشور کشائی کی نفی کردی گئی جہاد کا مقصد محض رضائے الٰہی کے حصول کو قرار دیا گیا ہے۔

---

① مقابلہ میں غالب آنے کیلئے

②: چونکہ اصطلاح میں لغوی معانی کا بھی لحاظ ہوتا ہے، لہٰذا جہاد غلبہ اسلام کیلئے مخالفین کے مقابلہ میں بھرپور محنت کو کہتے ہیں، جس کی انتہائی شکل قتال بھی ہے۔ چنانچہ جس طرح جہاد کے آلات میں قلب و لسان سے بڑھ کر قوت ید کا استعمال ہوتا ہے، اسی طرح مال و نفس کی قربانی بھی دینی پڑتی ہے۔ (ح-م)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(vi) درست نیت: نیت درست نہ ہو تو ظاہری مجاہد بھی جہنم میں جھونک دیا جائے گا۔ (صحیح بخاری)

(vii) جہاد نبوی ﷺ: آنحضور ﷺ خود بنفس نفیس معہ صحابہ کرام ستائیس بار غزوات کے لئے گئے اس میں بہت بڑا سبق ہے عصر حاضر کے نوجوانوں کے لئے کہ وہ غلبہ کفر کی صورت میں بار بار ہر طرح سے اللہ کی راہ میں جہاد کریں کہ خود رحمۃ للعالمین نے اس راہ میں اپنا خون بہایا۔ دانت شہید کروائے اور اذیتیں جھیلیں۔

سرور جو حق و باطل کی کارزار میں ہے
تو حرب و ضرب سے بیگانہ ہو تو کیا کہئے

حضور ﷺ کی خواہش:

حدیث میں آپ ﷺ کی خواہش کا ان الفاظ میں ذکر ہوا ہے کہ مجھے محبوب ہے کہ میں اللہ کی راہ میں قتل کیا جاؤں، پھر زندہ کیا جاؤں، پھر قتل کیا جاؤں (بخاری) شہادت میں جو درجہ اور جہاد میں جو لطف ہے اس کے سبب انسان بار بار اس عمل کی خواہش کرتا ہے۔ آج کے نوجوانوں کی خواہش بھی اگر نبی اکرم ﷺ والی بن جائے اور وہ اللہ کی راہ میں جہاد کو اپنی ذمہ داری اور شہادت کو اپنی آرزو بنالیں تو غلبہ اسلام کی راہیں دِنوں میں کھل سکتی ہیں۔

آپ ﷺ کا آخری عمل:

آپ ﷺ نے زندگی کا آخری عمل نوجوان صحابی حضرت اُسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کی قیادت میں لشکر بھیجنے کا کیا۔ (ابن اسحاق) اس سے آپ ﷺ کی جہاد سے محبت اور نوجوانوں پر آپ ﷺ کے اعتماد کا اندازہ ہوتا ہے۔ آج کے نوجوان پر لازم ہے کہ وہ آپ ﷺ کے اس اعتماد کو عملی جہاد کے ذریعے پورا کرے۔ اسی طرح آپ ﷺ نے جہاد کے سبب ہی نوجوان حضرت علیؓ کو "اسد اللہ" اور نوجوان خالد بن ولیدؓ کو "سیف اللہ" کہا (الکامل) پس آج کے نوجوانوں کے کندھوں پر بہت بڑی ذمہ داری ہے کہ وہ تعلیمات نبوی ﷺ کی روشنی میں اپنے کردار کو عملی جہاد کے ذریعے اتنا بلند بنالیں کہ وہ اللہ کے ہاں سرخرو ہوسکیں۔

جہاد سے روگردانی:

امت کے زوال وادبار کا سبب ہے۔ آپ ﷺ کا ارشاد ہے کہ آخری وقت مسلمانوں کی تعداد بہت ہوگی لیکن موت کے خوف اور دنیا کی محبت کے سبب وہ مغلوب ہوجائیں گے (ابوداؤد)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

موت سے بے خوفی اور دنیا کی محبت سے خالی ہونا جہاد ہی کے سبب ممکن ہے۔ گھمسان کے رَن میں جہاد کا جذبہ ہی انسان کو استقامت و ثبات دیتا ہے جہاں زندگی موت کی گھات میں ہو، یہی تو مقامات ہیں جہاں ''اسدِ الٰہی'' بنتی ہے۔

جنت کی ضمانت:

فرمایا: جنت تو حقیقت میں تلواروں کے سائے تلے ہے۔ (مسلم) عصرِ حاضر کے نوجوان تعلیمات نبوی ﷺ کے سانچے میں ڈھل کر صاف زندگی میں سیرتِ فولاد پیدا کر سکتے ہیں دنیا بھر کی باطل قوتوں کو للکارنا اور ان سے دوبدو مقابلہ کرنا جہاں مسلم نوجوان کی بہت بڑی ذمہ داری ہے وہیں اس کے لئے سامان تسلی بھی ہے کہ اگر وہ قوتِ ایمانیہ سے لیس ہے تو ان جابر و قاہر لادینی قوتوں کے خلاف آخری فتح اسی کی ہے۔

شعلہ بن کر پھونک دے خاشاکِ غیرُ اللہ کو
خوفِ باطل کیا کہ ہے غارت گرِ باطل بھی تو

نفاق کے خلاف جہاد:

آج کا نوجوان ہی کر سکتا ہے۔ معاشرے کے رگ و پے میں سرایت نفاق کی بیماری کا علاج اللہ نے مضبوط سیرت کے حامل نوجوان ہی کو ٹھہرایا ہے۔ نوجوانوں کی ہمت اولوالعزمی کے سبب ان کی یہ بہت بڑی ذمہ داری ہے کہ وہ ہر قسم کے نفاق کو معاشرے سے اکھاڑ پھینکیں۔

غرضیکہ صبرو استقامت، عفو و کرم، صدق و سخاوت، شجاعت و ہمت کے پیکر نوجوان ہی تعلیمات نبوی ﷺ کو اپنا کر اپنی ذمہ داریوں کو احسن طریقے سے سرانجام دے سکتے ہیں۔

دورِ حاضر کا چیلنج:

کہ ہر قسم کے لادینی اور مادی افکارات کے خلاف نوجوان علمی، فکری اور نظری جہاد کرے، تجدید و احیاء دین کا خواب تبھی شرمندہ تعبیر ہو سکتا ہے آج ہر طرف بے دینی و الحاد پرستی کا دور دورہ ہے لیکن آہ! کوئی ایسا نوجوان نہیں جو اسوۂ نبوی و صدیقی کو اپنا کر اس طوفان کے خلاف اٹھ کھڑا ہو کہ نوجوانانِ عصر کی یہ سب سے بڑی اجتماعی ذمہ داری ہے۔

پھر ان تمام امور و ذمہ داریوں سے آج کا نوجوان تبھی عہدہ برآ ہو سکتا ہے جب اس میں ایمانِ محکم، اطاعتِ رسول ﷺ اور بالخصوص فراوانیٔ اخلاص ہو۔ آپ ﷺ نے اپنے وقت کے نوجوانوں کو بدنی طہارت، خشوع و خضوع، رقتِ قلبی، پاکیزہ نگاہی عطاء کی۔ انہیں مادی گرفتوں

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے آزاد کرایا اور خواہشات کی اتباع سے چھٹکارا دلایا اور وہ نوجوان انہی تعلیماتِ نبوی ﷺ کی روشنی میں اپنی ذمہ داریوں کو نبھاتے ہوئے پوری دنیا پر چھاگئے۔ آپ ﷺ کا پیغام آج بھی زندہ و توانا ہے تعلیمات نبوی ﷺ میں اتنی قوت اب بھی ہے کہ وہ دل و نگاہ کی دنیا بدل کر رکھ دے۔ ان تعلیمات کو اپنا کر ہی آج کا نوجوان پوری دنیا کو ایمان پرور، سکون آور دین کی ضیاء پاشیوں سے منور کر سکتا ہے۔

قوت عشق سے ہر پست کو بالا کردے
دہر میں اسمِ محمد ﷺ سے اجالا کردے

مصادر و مراجع

نمبر شمار	مصنف و مولف	کتب	مطبع	سن طبع
۱-	محمد بن اسماعیل البخاری	الجامع الصحیح البخاری	مصطفےٰ البابی الحلبی مصر	۱۳۴۵ھ
۲-	مسلم بن الحجاج القشیری	الجامع الصحیح	محمد بن علی صبیح واورا دمصر	۱۳۳۴ھ
۳-	ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی	سنن ترمذی	مکتبہ میریہ مصر	۱۹۳۱ء
۴-	ابو داؤد سلیمان بن الاشعث	سنن ابی داؤد	مطبع السعادۃ مصر	۱۹۵۰ء
۵-	ابو عبداللہ محمد بن یزید ابن ماجہ	سنن ابن ماجہ	عیسیٰ البابی الحلبی مصر	۱۹۵۳ء
۶-	ابو عبدالرحمٰن احمد بن شعیب النسائی	سنن نسائی	مطبع المصریہ	۱۹۳۰ء
۷-	مالک بن انس	الموطا	طبع مصر	۱۳۶۱ھ
۸-	امام احمد بن حنبل	المسند	مطبع الامیریہ	۱۳۵۰ھ
۹-	ابو محمد عبداللہ بن عبدالرحمٰن الدارمی	سنن الدارمی	طبع مصر	۱۹۵۰ء
۱۰-	ولی الدین محمد بن عبداللہ الخطیب	مشکوۃ المصابیح	المکتب الاسلامی للطباعہ دمشق	۱۳۸۰ھ
۱۱-	جلال الدین سیوطی	کنزالعمال	مطبع منیریہ مصر	۱۳۵۱ھ
۱۲-	زمخشری	الکشاف	مطبع المصریہ مصر	۱۳۴۳ھ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کتب سیرت

۱۳- عبدالمالک بن ہشام	السیرۃ النبویہ	مصطفیٰ البانی مصر	۱۹۳۶ء
۱۴- محمد بن اسحاق	سیرۃ	مصر	
۱۵- قاضی عیاض	الشفاء	احیاء التراث بیروت	۱۳۵۰ھ
۱۶- شہاب الدین احمد بن علی بن حجر العسقلانی	الاصابہ فی تمیز الصحابہ	المکتبۃ التجاریہ الکبریٰ مصر	۱۳۵۸ھ
۱۷- شمس الدین ابو عبداللہ ابن قیم	زاد المعاد (مترجم)	نفیس اکیڈمی کراچی	۱۹۶۲ء
۱۸- ابو جعفر محمد بن جدید الطبری	تاریخ الامم والملوک	طبع مصر	۱۳۶۵ھ
۱۹- ابو الفداء عماد الدین اسماعیل بن کثیر	البدایہ والنہایہ	مطبع السعادۃ قاہرہ	۱۳۵۱ھ
۲۰- ابن سعد	الطبقات الکبریٰ	بیروت	۱۹۶۰ء
۲۱- ابو عبدالرحمٰن ابن خلدون	المقدمہ	دار الکتاب البانی بیروت	۱۹۶۱ء
۲۲- علی بن محمد عزالدین (ابن اثیر)	الکامل فی التاریخ	قاہرہ مصر	۱۳۵۶ھ

لغات

۲۳- ابن منظور الافریقی	لسان العرب	مکتبۃ الامیریہ مصر	۱۳۲۷ھ
۲۴- لوئیس معلوف الیسوعی	المنجد	احیاء التراث بیروت	۱۳۲۷ھ
۲۵-	المورد		

اردو کتب

۲۶- شبلی نعمانی، علامہ	سیرت النبی ﷺ	نیشنل بک فاؤنڈیشن	۱۹۸۶ء
۲۷- سلیمان ندوی، سید	خطبات مدراس	مجلس نشریات اسلام کراچی	۱۹۸۵ء
۲۸- ابو الاعلیٰ مودودی، سید	الجہاد فی الاسلام	ادارہ ترجمان القرآن لاہور	۱۹۸۸ء
۲۹- ابو الحسن علی ندوی، سید	مسلمانوں کے عروج و زوال کا اثر	مجلس نشریات اسلام کراچی	۱۹۸۲ء
۳۰- محمد زکریا، شیخ الحدیث	فضائل اعمال	مکتبہ فیضی لاہور	۱۹۸۶ء
۳۱- خالد علوی، پروفیسر	انسان کامل		

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ